www.novelsclubb.com
نورِ آشنائی
ناولز کلب
از قلم درِ نایاب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نورِ آشنائی

از قلم

درنایاب

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اے میرے بندے !

اک تیری چاہت ہے، اک میری چاہت ہے

کر دے حوالے مجھ کو، جو تیری چاہت ہے

تو دوں گا تجھ کو وہ بھی، جو تیری چاہت ہے

اور اگر نہ کیا تو نے وہ، جو میری چاہت ہے

تھکا دوں گا تجھ کو اس میں، جو تیری چاہت ہے

ہو گا پھر بھی وہی، جو میری چاہت ہے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

www.novelsclubb.com

یہ ایک انتہائی خوفناک سرد رات تھی۔ ہر چیز منظر کو پراسرار بنا رہی تھی۔ گہری سیاہ چادر اوڑھے آسمان پر بادل اپنے پورے زور و شور سے گرج اور چمک رہے تھے جیسے کوئی شدت سے اپنے غصے کا اظہار کر رہا ہو۔ تڑاتڑ بارش اس کالی سیاہ سڑک پر یوں برس رہی تھی جیسے اس سیاہ آسمان سے پانی کی نہیں پتھروں کی بارش ہو رہی ہو۔ یہ سب آوازیں کانوں کو پھاڑ دینے کی حد تک تیز

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھیں "ناقابلِ برداشت "اور آسمان پر چمکتی وہ بجلی آنکھوں کو چندھیا دینے والی تھی جو دفعتاً اس تاریکی بھرے ماحول کو اس قدر روشن کر دیتی جیسے دن کا سماں ہو اور پھر سے وہی تاریکی ماحول کا حصہ بن جاتی۔اس قدر خوفناک ماحول میں ایک ہانپتا کانپتا وجود سفید لباس میں ملبوس اس سنسان وویران سیاہ سڑک پر (جس کے دونوں اطراف میں گھرے گھنے جنگلات تھے جو اس تاریکی میں اسی کا حصہ لگ رہے تھے)انتہائی تیزی سے آگے ہی آگے بھاگتا جارہا تھا جیسے کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہو۔کسی احساس کے تحت ایک پل کو اس بھاگتے وجود کے قدم رکے۔اس نے آہستگی سے اپنی گردن موڑی۔اس کی سہمی ہوئی نظریں چاروں اطراف میں گھوم رہی تھیں۔ اس سیاہ اور ویران سڑک پر دور دور تک کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا اپنے پیچھے کسی کو نہ پا کر اس نے بے اختیار ایک لمبا سانس خارج کیا۔بارش ابھی بھی اسی تیزی سے برس رہی تھی۔سڑک کے بیچوں بیچ کھڑے اس وجود نے اپنے قدم بائیں جانب بڑھائے اور ایک درخت کے نیچے جا کھڑا ہوا،اپنا بایاں ہاتھ اس درخت پر اور دایاں ہاتھ سینے پر رکھ کر لمبے لمبے سانس خارج کرنے لگا۔اس کا دل معمول سے زیادہ تیز دھڑک رہا تھا خوف اور سردی سے اس کے ہونٹ سفید پڑ گئے تھے اور انتہائی تیزی سے کپکپا رہے تھے۔ابھی اسے اپنا سانس بحال کرتے ہوئے بمشکل دو ہی منٹ گزرے تھے کہ ایک خوفناک اور مانوس سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔اسی پل

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بادل زور سے گرجے اور اسے لگا آج اس کا دل دھڑکنا بھول جائے گا۔اس نے اپنی آنکھیں پوری قوت سے بھینچ لیں لیکن وہ مانوس آواز اس تاریکی بھرے ماحول میں ایک بار پھر گونجی۔ یہ آواز ایک بھیڑیے کی آواز تھی اور اس بار یہ وجود سانس لینا بھی بھول گیا۔آواز انتہائی قریب سے آئی تھی اس نے اپنا چہرہ اٹھایا اور خوف سے لرزتے وجود پر قابو پاتے ہوئے دائیں طرف گردن گھمائی اسی پل سیاہ آسمان پر بجلی پورے آب وتاب سے چمکی اور تاریکی بھرا ماحول روشن دن میں بدل گیا،اب ہر چیز واضح تھی۔وہ بھیڑیا نما جانور جو اصل میں بھیڑیا نہیں تھا اس سے چند فٹ کے فاصلے پر کھڑا اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا اس کے لمبے نوکیلے دانتوں سے خون ٹپک رہا تھا جیسے ابھی ابھی کسی کا شکار کیا ہو اور اب اس کا اگلا شکار سامنے سفید کپڑوں میں ملبوس یہ وجود ہو۔یہ وہی جانور تھا جو پچھلے ایک گھنٹے سے اس کا پیچھا کر رہا تھا۔اتنے قریب سے اس خوفناک جانور کو دیکھنے کے بعد اس کے منہ سے ایک دلدوز چیخ نکلی۔اب ماحول میں مکمل تاریکی تھی لیکن بادلوں کی گرج چمک ویسی ہی تھی۔وہ وجود پلٹا اور بغیر کچھ سوچے سمجھے اپنے دائیں طرف موجود جنگل کی جانب بھاگنے لگا یہ دیکھ کر وہ بھیڑیا بھی اس کے پیچھے لپکا۔وہ وجود اپنی پوری قوت سے بھاگ رہا تھا آج اسے اپنا بچ پانا مشکل لگ رہا تھا۔درختوں کے جھنڈ میں بھاگتے ہوئے اس نے ایک پل کے لیے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا وہ بھیڑیا انتہائی تیزی سے اس کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جانب بڑھ رہا تھا اس نے خوف سے اپنی گردن واپس موڑی تو یکا یک اس کا پاؤں ایک پتھر سے ٹکرایا۔۔۔بھاگتے وجود کا توازن بگڑا۔۔۔اور وہ منہ کے بل سامنے درخت کے پاس جا گرا۔ حواس بحال ہوتے ہی اس نے جلدی سے اپنا چہرہ اٹھا کر پیچھے دیکھا لیکن اب۔۔۔کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔آخری چند فٹ کا فاصلہ بھی ایک سیکنڈ میں طے کر لیا گیا تھا اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور پورا جنگل دلخراش چیخوں سے لرز اٹھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

یہ دسمبر کی ایک سنہری صبح تھی۔سنہری صبح کی سنہری دھوپ،نیلا آسمان اور ٹھنڈی ہوائیں نہایت خوشگوار احساس دے رہی تھیں۔ارد گرد سبز درختوں پر بیٹھے پرندے اپنی سریلی آوازوں سے ماحول کو اور زیادہ دلکش بنا رہے تھے۔ایسے میں وہ مین روڈ کے کنارے ایک درخت کے سائے تلے بائیں کندھے پر بیگ لٹکائے اور دائیں ہاتھ میں چند کتابیں پکڑے اپنی بائیں کلائی پر بندھی گھڑی کو بار بار دیکھتے ہوئے اضطرابی کیفیت میں کھڑی جیسے کسی کا انتظار کر رہی تھی۔ٹریفک کا شور اتنا زیادہ نہ تھا لیکن اس سے کچھ فاصلے پر گاڑیاں زن سے دائیں بائیں گزر رہی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"!افوہ! کیا مصیبت ہے! یہ رؤف انکل آ کیوں نہیں رہے؟"

وہ سڑک کی جانب دائیں بائیں دیکھتے ہوئے جھنجھلا کر خود سے مخاطب ہوئی۔

دس منٹ کا بول کر گئے تھے اور اب بیس منٹ سے بھی زیادہ ٹائم گزر گیا ہے، ابھی تک نہیں آئے، اوپر سے کوئی کیب بھی نہیں روڈ پر، اف اب کروں تو کیا کروں؟؟"

ایک مرتبہ پھر وہ غصے اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت میں خود سے مخاطب ہوئی اور اب کی بار اس نے قریب سے گزرتی ہوئی گاڑیوں سے لفٹ لینے کا سوچا اگرچہ "پاکستان" جیسے ملک میں یہ سب تھوڑا معیوب لگتا ہے لیکن ایمرجنسی میں سب جائز ہے، یہی سوچ کر وہ تھوڑا آگے آئی اور گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے کچھ تذبذب سے ہاتھ ہلانے لگی لیکن مجال ہے جو کوئی گاڑی رک رہی ہو۔

www.novelsclubb.com

اس نے سفید جینز کے ساتھ اورنج کلر کا ٹاپ پہنا ہوا تھا جو گھٹنوں سے کافی اوپر تک تھا لیکن اس ٹاپ کے اوپر ہی سرمئی رنگ کی ایک کیپ شال لی ہوئی تھی جو اسے کور کرنے میں ناکام ہو رہی تھی، گلے میں سفید سٹالر مفلر کی طرح لیا تھا اور پاؤں وائٹ جوگرز میں مقید تھے۔اس کے بھورے، سیدھے، چمکدار بال کمر پر آبشار کی مانند بکھرے تھے، ہیر سٹائل کچھ اس طرح کا تھا کہ سر کے بالکل درمیان سے مانگ نکال کر دونوں اطراف میں بالوں کو ٹوئسٹ کیا گیا تھا اور چند

لٹیں اطراف سے نکل کر آگے کو جھول رہی تھیں۔وہ بہت خوبصورت تھی۔اس روڈ سے گزرنے والا ہر موٹر سائیکل سوار ایک بار مڑ کر اسے ضرور دیکھتا لیکن ان سب نظروں سے باخبر ہوتے ہوئے بھی اس کے اعتماد میں ذرا برابر کمی نہ آئی۔اس وقت اس کی بڑی بڑی اور بھوری آنکھوں میں صرف فکر اور پریشانی عیاں تھی۔

یکایک اس کے دائیں جانب سے دور سے آتی ایک سیاہ پراڈو نے رخ اس کی جانب موڑا اور تیزی سے اس کے برابر آکر رک گئی۔

وہ گھبرا کر تھوڑا پیچھے ہٹی۔

ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ والی سیٹ کا شیشہ نیچے ہوا۔وہ گاڑی سے اتنے فاصلے پر کھڑی تھی کہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص کو قدرے آسانی سے دیکھ سکتی تھی۔

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا شخص کوئی چھبیس، ستائیس سال کا نوجوان تھا جو سنجیدہ چہرہ لیے سامنے روڈ پر دیکھ رہا تھا۔وہ سفید شرٹ اور سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا، آنکھوں پر سیاہ گاگلز، ہلکی بڑھی شیو، دائیں کان میں ایئر پوڈ اور بال جیل لگا کر اوپر کی جانب بنائے گئے تھے۔اس کا موبائل سامنے ڈیش بورڈ پر پڑا تھا۔ شخصیت سے وہ خاصا بارعب اور سنجیدہ مزاج لگتا تھا۔وہ ابھی بھی سٹیرینگ وہیل پر ہاتھ جمائے ہنوز سامنے روڈ کی جانب دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اووووہ گاااڈ!۔۔۔جس قدر مجھے لڑکوں سے چڑ ہے آج نہ چاہتے ہوئے بھی اس کھڑوس اور مغرور سے نظر آتے شخص سے لفٹ لینی پڑے گی، آخر گاڑی میں کوئی انکل بھی تو ہو سکتے تھے نا، اُفف!"

وہ شدید اکتاہٹ کا شکار نظر آرہی تھی کچھ پل سوچنے کے بعد اس نے ایک گہرا سانس لیا۔

"اوکے! اگر تو یہ شخص بولنے کے انداز سے ٹھیک لگا تو ٹھیک، ورنہ پھر میں کچھ اور کرلوں گی۔"

وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوتے ہوئے تھوڑا آگے بڑھ کر گاڑی کے کھلے شیشے پر جھکی، جھکنے سے اس کی درمیان سے نکلی مانگ کے اطراف سے بال آگے کو جھولنے لگے۔

"وہ۔۔۔کیا۔۔آپ مجھے۔۔میری یونیورسٹی تک لفٹ دے سکتے ہیں؟؟"

اس نے ہچکچاتے ہوئے تذبذب سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص کو مخاطب کیا۔

وہ شخص ابھی بھی اسی سنجیدگی سے سامنے دیکھ رہا تھا۔

"اف اس پر تو کوئی اثر ہی نہیں ہوا)" اس نے کوفت سے سوچا پھر دوبارہ ہمت کرتے ہوئے) گویا ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ۔۔ایکچوئلی میری کار خراب۔۔۔"

"!جی بیٹھیے"

اس کی بات کاٹتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ والے شخص نے مختصراً جواب دیا۔

اف کتنا کھڑوس آدمی)"

ہے،اب ضرورت توہے اور اگر میں نہ بیٹھی تو پتہ نہیں کوئی اور لفٹ دے بھی یا نہیں۔ ویسے

"(بھی شریف ہی لگتا ہے۔ خیر اب اور کر بھی کیا سکتی ہوں میں، جانا تو ہے۔

اس نے خود کو تسلی دیتے ہوئے سوچا اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا۔

جیسے ہی اس نے بیٹھنے کے لیے گاڑی کے اندر قدم رکھا۔۔وہ کرنٹ کھا کر اگلے ہی لمحے دروازہ کھولتا ہوا باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

"واٹ دا ہیل۔۔۔"

اس نے حیران ہوتے ہوئے باہر نکلے شخص کو دیکھا جو تھوڑا گھبرایا ہوا لگ رہا تھا۔

"ایکسکیوزمی ! کیا آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں۔۔۔؟"

اس نے ڈرائیونگ سیٹ والی کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے اتنا ہی کہا تھا کہ

(وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے اس سے مخاطب ہوا۔(وہ اپنی گاگلز اتار چکا تھا

جی نہیں! میں آپ کے ساتھ مذاق نہیں کر رہا، میں نے آپ کو فرنٹ سیٹ پر نہیں بیک سیٹ"

"پر بیٹھنے کا کہا تھا، سو پلیز آپ۔۔۔

"تو کیا آپ اتنی بڑی کار کے ڈرائیور ہیں؟؟؟"

اس کی حیرانگی میں مزید اضافہ ہوا۔

"لگتے تو آپ کوئی۔۔۔"

دیکھیے! یہ میری ہی کار ہے اور ایک سیدھی سی بات، میں کسی بھی نامحرم کے ساتھ نہیں بیٹھ"

"سکتا، وہ تو آپ کو ہیلپ چاہیے تھی تو میں نے کار روک دی۔

وہ شخص گاڑی کے کھلے دروازے میں کھڑا ہنوز نظریں جھکائے کہہ رہا تھا۔

"!!!واٹ؟؟؟"

اس نے اچھنبے سے اس شخص کو دیکھا لیکن بات سمجھ میں آتے ہی اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور

پیر پٹختی ہوئی بغیر کچھ بولے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر جا بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

کھڑوس کہیں کا، مغرور، سڑیل، آیا بڑا مولوی۔۔۔ہونہہ)ہر بار کی طرح اس مرتبہ بھی)
وہ خود سے مخاطب ہوئی اور پھر ساتھ ہی وہ شخص جیسے پر سکون سا ڈرائیونگ سیٹ پر آبیٹھا،
دروازہ بند کر کے ابھی کار سٹارٹ کی ہی تھی کہ اس کا فون رنگ کرنے لگا چونکہ اسکا فون ائیر پوڈ
سے اٹیچ تھا تو اسکی مخالف سمت میں پیچھے بیٹھی لڑکی کو پتہ نہ چل سکا کہ وہ کال پر ہے۔

ویسے لگتا تو نہیں مولوی)وہ اس کے کندھے کی پشت کو گھور کر سوچنے لگی۔)

"!مسٹر حماد ابراہیم"

ائیر پوڈ میں ابھرنے والی پہلی آواز اس (شخص) کے چھوٹے بھائی کی تھی جو ہر وقت غیر سنجیدہ
رہتا تھا اور اس وقت بھی اس کے آفس وقت پر نہ پہنچنے پر اسے پورے نام سے مذاق میں بلا رہا
(تھا۔(لیکن ایسا مذاق وہ کبھی کبھار ہی کرتا تھا۔

جی فرمایئے!"وہ بھی اسی کے انداز میں بولا۔"

وہ جو اپنے ہی خیالات میں گم اس پر غصہ نکالنے میں مصروف تھی اس کی بات پر چونکی اور سر اٹھا
کر اسے دیکھا۔

"وہ۔۔۔میرا آج پیپر ہے۔۔تو۔۔اس لیے میرا یونیورسٹی جانا۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنی طرف سے وہ پورے اعتماد سے بولی تھی لیکن اگلے ہی پل اسے شاک لگا جب اس شخص نے اس کی آواز پر چونکتے ہوئے گردن کو بائیں جانب تھوڑی جنبش دی اور اپنا رخ واپس پھیر لیا پھر آہستگی سے کہا۔

"حامد! میں آرہا ہوں تھوڑی دیر میں۔۔"

اس کا جواب سن کر وہ شرمندہ سی ہوگئی اور اپنی کم عقلی کو کوسنے لگی۔

"(اوہ! تو یہ کال پر ہے، میں بھی نا، بغیر سوچے سمجھے اس کھڑوس کو کیوں جواب دیا۔)"

اپنی شرمندگی چھپانے کے لیے وہ ونڈ سکرین کی جانب رخ موڑے باہر دیکھنے لگی۔

"بھائی! یہ۔۔۔۔آپ کے ساتھ کون۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ائیر فون سے حیرانگی میں مبتلا آواز ابھری۔

"میں نے کہا نا۔۔ آرہا ہوں، آکر بات کرتا ہوں، ابھی ڈرائیو کر رہا ہوں۔"

وہ دو ٹوک انداز میں بولا اور کال کاٹ دی۔ پھر اس نے محسوس کیا کہ پیچھے بیٹھی لڑکی پریشانی میں بار بار ٹائم دیکھتے ہوئے باہر روڈ پر دیکھ رہی ہے۔

ڈونٹ یووری! آپ ٹائم پر پہنچ جائیں گی لیکن۔۔۔آپ نے اپنی یونیورسٹی کا ایڈریس نہیں دیا۔"

یہ پہلی مرتبہ تھا جب اس نے خود اس لڑکی کو مخاطب کرتے ہوئے بہت نرمی سے پوچھا اور وہ اب بھی اسے بغیر دیکھے ڈرائیو کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

اس کی بات پر لڑکی نے چونک کر اسکی طرف دیکھا کہ کیا واقعی اس شخص نے اس سے ہی بات کی ہے پھر جب اسے یہ محسوس ہوا کہ وہ اس کے ہی جواب کا منتظر ہے تو بغیر کوئی تاثر دیئے یونیورسٹی کا ایڈریس بتا کر دوبارہ رخ موڑ لیا۔

جواباً وہ کچھ نہ بولا اور پر سکون انداز میں ڈرائیو کرتا رہا۔

"مغرور کہیں کا، میری بات کا جواب بھی نہیں دیا، ضرورت نہ ہوتی تو بتاتی اس کو۔۔ہونہہ)"

وہ منہ بنا کر باہر دیکھنے لگی۔اس کے بعد کوئی پانچ منٹ بمشکل گزرے تھے کہ سیاہ پراڈو ایک وسیع و عریض بلڈنگ کے سامنے رکی۔کار رکتے ہی اس نے اپنی کتابیں اور بیگ سنبھالتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر نکل کر دروازہ ٹھک کی آواز سے اتنی زور سے بند کیا کہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص کی حیرت کی انتہا نہ رہی اور بے اختیار ہی اس کو جاتے ہوئے دیکھا جو پیر پٹختی ہوئی یونیورسٹی کے مین گیٹ کو عبور کرتے ہوئے اندر داخل ہو رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"عجیب لڑکی تھی! ایک تو اسکی مدد کی اور شکریہ بولنا تو دور میری گاڑی کا دروازہ بھی اتنی زور سے بند کیا۔۔ عجیب!!"

لڑکی کی اس حرکت پر اس نے حیران ہوتے ہوئے تاسف سے سوچا تھا۔

"خیر! مجھے اس کا تھینک یو چاہیے بھی نہیں۔ یہ سب تو اللہ میں نے آپ کے لیے کیا ہے۔"

اس نے ایک ٹھنڈی آہ خارج کرتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی اور اپنے آفس کی جانب گھمادی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"اریحہ!!!"

وہ جو اپنے ہی خیالات میں گم غصے سے یونیورسٹی کی مین روش پر تیز تیز قدم اٹھا رہی تھی کسی نے بہت زور سے اس کے عقب سے پکارا۔

اس نے چونک کر پیچھے دیکھا تو ایک لڑکی اس کو روکنے کی کوشش میں بھاگتے ہوئے اس کی جانب آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

یار !رکو تو سہی، کہاں بھاگتی جارہی ہو، کتنی آوازیں دیں تمہیں اور تم محترمہ پتہ نہیں کس دنیا"

"!میں گم ہو۔۔

لڑکی جب اس تک پہنچی تو اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔

بولو!"اس کی پیشانی پر ان گنت بل تھے۔"

"ایک منٹ ایک منٹ، تم۔۔۔کسی سے لڑ کر آئی ہو کیا؟اور تم اتنی لیٹ کیوں آئی؟؟"

اس کے تاثرات نوٹ کرتے ہوئے لڑکی نے حیرت سے پوچھا۔

"یار روبائشہ !لیٹ کہاں ابھی پندرہ منٹ رہتے ہیں۔"

وہ اس کی بات پر گھڑی دیکھتے ہوئے ذرا سنبھل کر بولی۔

www.novelsclubb.com

ہاں وہ تو ٹھیک ہے لیکن تم نے ہی تو کہا تھا کہ آدھا گھنٹہ پہلے پہنچنا ہے اور اب پلیز بغیر غصہ کئے"

"مجھے سچ سچ بتاؤ تمہارے موڈ کو کیا ہوا ہے؟؟

"!کچھ نہیں ہوا روبی

بتاؤ تو یار۔۔"لڑکی نے اصرار کیا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور پھر اس نے اسے ٹوزی ساری کہانی اپنی اکلوتی اور بیسٹ فرینڈ روبائشہ کو سنادی۔ وہ دونوں ساتھ چلتے ہوئے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

کیا؟؟؟۔۔۔کیسے؟؟، میرا مطلب ہے تم اور لفٹ؟ وہ بھی کسی لڑکے سے؟!!ان "!!بلیوبیل!! ہو ہی نہیں سکتا

وہ حیران اور ششدر سی یکلخت ہی اپنا رخ اسکی جانب موڑے "زور" سے بولی۔

اس کے اس طرح بولنے سے کوریڈور سے گزرتے سٹوڈنٹس نے ایک لمحے کے لیے حیرانگی سے ان دونوں کو دیکھا۔

روبائشہ سیاہ اور میرون شلوار قمیض میں ملبوس سیاہ رنگ کی جیکٹ پہنے دوپٹہ گلے میں ڈالے اور ہائی پونی ٹیل میں بالوں کو باندھے ہوئے تھی، وہ اریحہ کی نسبت ایک گول مٹول سی لڑکی تھی۔ اریحہ قد میں اس سے ذرا چھوٹی تھی جو ہیلز پہن کر اس کے برابر لگتی تھی۔

"یار آہستہ بولو۔۔۔"

سٹوڈنٹس کو اپنی طرف متوجہ پا کر وہ تھوڑا شرمندہ ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیوں آہستہ بولوں؟ کہیں لوگوں کو پتہ نہ چل جائے کہ اریحہ میڈم کسی ہینڈسم لڑکے کے ساتھ آئی ہے۔۔۔"

وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے اس کو چڑھانے کے لیے شرارت سے بولی۔

"شٹ اپ روبی! میں کوئی شوق سے نہیں آئی اس مولوی کے ساتھ، مجبوری تھی تو آگئی اور ویسے بھی میں کونسا اسکے ساتھ بیٹھی تھی میں تو بیک سیٹ پر بیٹھی تھی اور۔۔۔۔

"اچھا اچھا! مان لیا، مان لیا، اب اتنی صفائیاں نہ دو مجھے۔"

وہ ہنسی۔

اریحہ نے اسکی بات پر کوئی جواب نہ دیا۔ اب وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے باہر کھڑی تھیں کہ روبائشہ کے چہرے پر پھر سے شرارتی سمائل ابھری۔

اچھا۔۔۔!! اریحہ ایک بات تو بتاؤ۔" وہ سنجیدہ سی خلا میں گھور رہی تھی۔"

ہمم؟؟" وہ اپنے بیگ میں نوٹس ڈالتے ہوئے رکی اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔"

"لڑکا بہت پیارا تھا کیا؟؟"

یہ کہہ کر وہ رکی نہیں اور کلاس کی جانب دوڑ لگادی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

روبی کی بچی رک میں تمہیں بتاتی ہوں۔۔کتنا پیارا تھا" وہ پیچھے سے جل کر بولی۔"

یار ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی تو بچی کہاں سے آگئی؟؟ تم ایسا کرو ابھی پیپر دے لو پھر "

"شادی کا بھی کچھ سوچتے ہیں۔

وہ آگے جاتے ہوئے ایک لمحے کے لیے رکی اور پیچھے مڑ کر نہایت معصومیت سے اونچی آواز میں کہا اور اگلے ہی پل واپس مڑ کر تیزی سے پر سکون سی اپنی سیٹ پر جا بیٹھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اب اریحہ اسے سب کے سامنے نہیں مار سکتی۔

افففف، افففف!!۔۔ایڈیٹ، سٹوپڈ گرل! یہ سب رؤف انکل کی وجہ سے ہوا ہے، آج جا کر" کلاس لگواتی ہوں ان کی بابا سے، نہ اسطرح گاڑی خراب ہوتی اور نہ میں یوں آتی کسی کھڑوس اور "مغرور شخص کے ساتھ۔

اس کا رہا سہا موڈ بھی خراب ہو چکا تھا۔ وہ یونہی جلتی بھنتی کلاس میں چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

"اسلام علیکم سر! گڈ مارننگ، گڈ مارننگ سر، گڈ مارننگ، "

www.novelsclubb.com

یہ آفس کے سٹاف ممبرز کی آوازیں تھیں جو اسے آفس میں انٹر ہوتے دیکھ کر احتراماً اپنی سیٹ سے کھڑے ہو کر اسے سلام کرنے لگے۔

وہ سر کے خم سے ان کے سلام کا جواب دیتا ہوا، آگے بڑھ رہا تھا۔

اس کی شخصیت واقعی میں ہر انسان سے مختلف تھی۔کچھ ایسا تھا اس میں کہ ہر کوئی چاہے اسے جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اسکی عزت کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔وہ جتنا سنجیدہ اور بارعب نظر آتا تھا اتنا ہی معصوم، شریف، ہینڈسم اور خوبصورت ترین تھا(اور یہ خوبصورتی صرف اس کے ظاہر تک ہی محدود نہیں تھی بلکہ باطنی بھی تھی جس کا گواہ پورا آفس تھا۔)اس کا رنگ سفید سرخی مائل تھا۔ چونکہ اس کے آفس میں لڑکیاں بھی کام کرتی تھیں اس لیے وہ سٹاف ممبرز کے پاس سے جب بھی گزرتا تو نظریں جھکا کر گزرتا تھا۔یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنا پرسنل سیکرٹری بھی اپنے چھوٹے بھائی کو رکھا تھا جو اسے آفس کی ہر خبر سے مطلع کیا کرتا تھا۔اس کی شرافت سے پورا آفس واقف تھا اور اسی لیے کسی بھی لڑکی میں اتنی ہمّت نہ ہوتی کہ وہ "حماد ابراہیم" سے براہ راست مخاطب ہو!اس کے آفس کے سب ایمپلائز اس کی بہت عزت کرتے تھے اور وہ بھی اپنے تمام ایمپلائز کی ہر ضرورت کا خیال رکھتا تھا۔وہ کافی خدا ترس اور رحمدل انسان تھا،اس کا دین ہی اسکی دنیا تھا(اور ایک مومن ایسا ہی تو ہوتا ہے اس کی دنیا اور دین الگ الگ نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوتے۔)چونکہ کمپنی کے ہیڈ اس کے بابا تھے لیکن انہوں نے آفس کے تمام کاموں کا انچارج اپنے بڑے بیٹے "حماد ابراہیم" کو بنایا ہوا تھا اور ان کے چھوٹے بیٹے "مسٹر حامد ابراہیم" عمر میں اپنے بھائی سے تین سال چھوٹے اور کم تجربہ ہونے کے باعث چھوٹے چھوٹے کاموں کو ہینڈل کیا کرتے تھے۔(دونوں بھائیوں میں بے پناہ محبت تھی اور وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے کافی تھے،انہیں ایک دوسرے کے ہوتے ہوئے کسی دوست کی ضرورت نہ تھی۔ایسا نہیں تھا کہ ان کے دوست نہیں تھے لیکن ہاں۔۔ان کی جیسی آپس میں دوستی تھی ویسی دوستی کسی اور کے ساتھ نہ تھی اور بھائیوں کی دوستی تو ایسی ہی ہونی چاہیے۔ان کی اس دوستی سے کوئی بھی نا آشنا نہ تھا۔)

آہم !" گلا کھنکھارنے کی آواز اس کے کیبن میں موجود حامد کی تھی جو اس کو کیبن میں آتا دیکھ کر کھڑا ہوا۔وہ اپنے کیبن میں اس کی موجودگی دیکھ کر ٹھٹھکا۔

"اسلام علیکم ! تم ادھر۔۔؟میرے کیبن میں؟خیریت؟؟؟"

"ارے ارے اتنے سوال۔۔۔؟!آپ مجھے چھوڑیں،پہلے یہ بتائیں۔۔آپ اتنی لیٹ کیوں آرہے ہیں؟؟"

وہ اسے جواب دینے کی بجائے اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے شرارتی انداز میں سوال کرنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بس وہ راستے میں۔۔۔''

''بس وہ راستے میں کیا جناب؟؟''

وہ مسکراہٹ دبائے ابرو اٹھا کر بولا۔

یار۔۔میری پوری بات تو سن لو۔۔''معصومیت اس کے چہرے پر عیاں تھی۔''

جی جی سنائیں سنائیں۔۔بات ہی تو سننے بیٹھے ہیں ہم آپ کی۔۔،ویسے آج تو پکڑے گئے۔۔''

''آج کوئی بہانہ نہ ڈھونڈنا آپ۔۔خود کو بچانے کا۔۔

وہ ٹانگیں پھیلا کر ریلیکس انداز میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے شرارت سے بولا۔

''حامد تو جانتا ہے میں جھوٹ نہیں بولتا اور۔۔۔''

اس نے اپنی صفائی میں کچھ کہنا ہی چاہا تھا کہ اپنے عقب میں آہٹ پر وہ پلٹا،حامد بھی چونک کر بغیر دستک کے کھلتے دروازے کو دیکھ کر خاموش ہو گیا۔کوئی اندر داخل ہو رہا تھا۔

یہ کمپنی کے ہیڈ اور ان دونوں کے بابا "ابراہیم اصغر" تھے۔

انہیں داخل ہوتا دیکھتے ہی حامد اچھل کر کھڑا ہوا۔

''!اسلام علیکم سر''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دونوں نے انہیں دیکھتے ہی احتراماً یک زبان سلام کیا۔

وہ بہت سوٹڈ بوٹڈ اور جینٹل مین سے انسان تھے۔ عمر میں قریباً پچاس کے قریب لگ رہے تھے۔ بالوں میں کہیں کہیں سفیدی تھی لیکن بال سلیقے سے بنے تھے۔ رنگ بھی سفید سرخی مائل تھا۔ شخصیت میں کافی رعب ودبدبہ تھا۔

"وعلیکم السلام بیٹا!، حامد آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

ان کی آواز بھی ان کی شخصیت کی طرح بارعب تھی۔

حامد نے بابا کو خود سے سوال کرتے پایا تو گڑبڑا کر ہونٹوں پر زبان پھیری۔

(سروہ۔۔۔"(حامد اور حماد اپنے بابا کو آفس ٹائم میں سر کہا کرتے تھے۔"

اور حماد آپ۔۔؟ میں کیا سن رہا ہوں آج "حماد ابراہیم "لیٹ آئے ہیں؟ میں نے آپ کو اپنے" کیبن میں کسی کام سے بلایا تھا تو ذیشان نے بتایا آپ ابھی تک نہیں آئے؟ اس لیے میں خود ہی چلا آیا۔۔۔!!"

حامد اپنی صفائی میں کچھ کہنے ہی والا تھا کہ بابا کو حماد سے سوال کرتے دیکھ کر چین کا سانس لیا۔ وہ حماد کی طرف بہت سنجیدگی سے متوجہ تھے۔

"جی سر وہ۔۔۔"

"!میں بتاتا ہوں سر"

اس نے اپنے جگری دوست، اپنے بھائی کو بچانے کی ناکام کوشش کی تو بابا نے اسے تنبیہی نگاہوں سے گھورتے ہوئے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

جی تو بولیں حماد؟؟" سوال دہرایا گیا۔"

"جی سر وہ راستے میں کسی کی مدد کرنی پڑ گئی تھی تو اس لیے۔۔۔"

وہ ابھی اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ حامد کی زبان پھر پھسلی۔

"سر آپ تو جانتے ہیں کہ آپ کے صاحبزادے کو خدمت خلق کا کتنا شوق ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے ہنسی دباتے ہوئے نہایت ڈرامائی انداز میں کہا۔

"شٹ اپ حامد!! آپ ہر وقت اتنے غیر سنجیدہ کیوں رہتے ہیں؟"

انہوں نے اسکی جھاڑ کرتے ہوئے تھوڑا غصے سے کہا۔

اور حماد آئندہ خیال رکھیے گا آج سوا نو ہوئے ہیں آئندہ ہمیشہ کی طرح پورے نو بجے پہنچیے گا،"

اور ہاں۔۔ پورے دس بجے ہماری میٹنگ ہے "آر بی ٹیکسٹا ئلز" کے ساتھ اور آپ اس بات سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بخوبی واقف ہیں کہ "رضوان بیگ" ہمارے بہت اچھے بزنس پارٹنر بھی ہیں اس لیے مجھے کوئی شکایت کا موقع نہ ملے اور سب اچھے سے ہینڈل کیجیے گا اور حامد سن لیا آپ نے بھی؟؟ میں چاہتا ہوں آج یہ میٹنگ میرے بغیر ہی کی جائے اینڈ آئی ہوپ! آپ دونوں ہمیشہ کی طرح اس بار بھی سب ایزیلی ہینڈل کر لیں گے؟؟"

"اوکے سر! آپ بے فکر رہیے۔"

حماد نے انہیں تسلی بخش جواب دیا تو انہوں نے بھی جواباً ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ سر کو خم دیا اور باہر نکل گئے۔ اگلے ہی پل وہ حامد کی طرف متوجہ ہوا۔

"! تم کیا منہ لٹکا کر کھڑے ہو؟ سن لیا نا؟ بابا نے کیا کہا؟"

اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے دیکھا جو ابھی تک بابا کی ڈانٹ پر افسردہ سا منہ لٹکائے کھڑا تھا۔

اس (حامد) نے کوئی جواب نہ دیا بس منہ پھلائے ایک نظر اس پر ڈالتے ہوئے رخ دوسری طرف پھیر لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اچھانایار،اب ناراض تونہ ہو،تجھے کس نے کہاہے کہ ہر بات میں ٹانگ اڑایاکر؟!"حماد کابس" نہیں چل رہاتھااس کی بیچاری سی صورت پر قہقہے لگا کر ہنسے لیکن وہ لحاظ کرتے ہوئے بمشکل اپنی مسکراہٹ دبائے اس کے عقب سے بولا۔

ایک تو میں آپ کو بچانے کی کوشش کررہاتھااور آپ نے کیاکیا؟میری ہاں میں ہاں ملانے کی" "!بجائے باباجانی سے میری میٹھی میٹھی کروادی

وہ پلٹ کر شکایتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"تویار،توجانتاتوہے میں کسی بھی حال میں جھوٹ نہیں بولتا۔"

"!نہیں کریں بھائی!آپ نے ساراسچ بھی تونہیں بولانا"

اگلے ہی پل حماد کی مسکراہٹ غائب ہوئی اس نے حیران ہوتے ہوئے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

اب ایسے کیادیکھ رہے ہیں؟جب میں نے آپ کو فون کیاتھاتو باباکابتانے کے لیے ہی کیاتھا " "تاکہ آپ کی بچت ہو جائے لیکن۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایک منٹ،ایک منٹ! میں نے کیا آدھا سچ بولا؟؟ "

"یہی کہ آپ کسی لڑکی کے ساتھ۔۔۔ "

"اوئے چپ کر! میں نے صرف مدد کرنے کے لیے لفٹ دی تھی اس بیچاری لڑکی کو۔ "

اس نے تیزی سے اس کی غلط فہمی دور کرنی چاہی۔

"اووہ اچھاااا! آج سے پہلے تو آپ کو کوئی لڑکی "بیچاری" نہیں لگی۔ "

وہ "بیچاری" پر زور دے کر بغور اسے دیکھتے ہوئے مسکراہٹ دبا کر بولا۔

اس کی بات سن کر وہ بوکھلا سا گیا اور اندازہ ہوا کہ وہ جلدی میں کتنا غلط بول گیا۔اب وہ اپنے چہرے کے تاثرات چھپانے کے لیے ٹیبل پر پڑی ایک فائل کھول کر اس پر جھک گیا۔

" ارے! اب منہ کیوں چھپا رہے ہیں؟؟ بتائیں بتائیں؟؟ "

وہ ابھی بھی حماد کی ٹانگ کھینچنے سے باز نہ آ رہا تھا کہ اتنے میں ٹیبل پر پڑا فون بجا۔

حماد نے ریوالونگ چیئر پر بیٹھتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھایا، فون پر کچھ سن کر اوکے کہا اور ریسیور واپس کریڈل پر ڈال کر حامد کی طرف نہایت سنجیدگی سے دیکھا۔

"کیا؟؟؟"اس نے سوالیہ انداز میں پلکیں جھپکائیں۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ذیشان تھا، بابا بلارہے ہیں تجھے۔"حماد نے بتایا۔

"ایک تو یہ بابا کا سیکرٹری (ہاتھ کا مکا بنایا)۔۔۔پتہ نہیں خود کو کیا سمجھتا ہے۔"

وہ اب پہلے والی بات بھلا کر ذیشان پر اپنی بھڑاس نکالنے لگا۔

اس کے تاثرات دیکھ کر حماد کی سنجیدگی ہلکی سی مسکراہٹ میں بدلی لیکن وہ فوراً مسکراہٹ روک گیا اور کہنے لگا۔

"حامد تو جانتا ہے نا؟۔۔"

جی جی مجھے سب معلوم ہے، آج "ابراہیم ٹیکسٹائل انڈسٹریز" اور "آر بی ٹیکسٹائل ملز" کی میٹنگ ہے اور بابا اس میٹنگ کے لیے بہت سیریس ہیں، اس سے پہلے کے بابا مجھے پھر سے "ڈانٹیں میں جا رہا ہے، بائے بائے۔۔"

www.novelsclubb.com

حامد نے جلدی جلدی اس کی بات کاٹ کر خود مکمل کی اور ٹیبل پر پڑی فائلز سنبھالتا ہوا تقریباً بھاگتے ہوئے باہر نکلا۔

حامد کے اس انداز پر اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی وہ کچھ لمحے تک اس کی بچگانہ حرکتوں کو سوچتے ہوئے مسکراتا رہا اور پھر سر جھٹک کر اپنی توجہ دوبارہ فائل پر مرکوز کرلی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"منال، منال۔۔۔نیچے آلڑکی، ماں کی مدد کر، سارادن کمرے میں گھسی رہتی ہے۔ "

یہ ایک کچے صحن والا والا مکان تھا جس کے برآمدے میں بنے کمروں کے ساتھ کچن سے باآواز بلند منال کو پکارا جارہا تھا۔

اف! کیا مسئلہ ہے ان کو!! ایک تو امی کو پتہ نہیں کیا دشمنی ہے مجھ سے، جو سارادن میرے "پیچھے پڑی رہتی ہیں۔"

منال اپنے کمرے کی کھڑکی کے سامنے کھڑی فون پر بے خوف و خطر کسی غیر لڑکے سے ہنس ہنس کر اپنے دوپٹے کے پلو کو انگلی پر لپیٹتے ہوئے باتیں کر رہی تھی کہ یکایک اپنی امی کی آواز سن کر جھنجھلاتے ہوئے فون کان سے ہٹایا۔

"اوکے!۔۔۔میں پھر بات کرتی ہوں، امی بلا رہی ہیں۔ "

اس نے زبردستی مسکراتے ہوئے فون پر الوداعی کلمات کہے اور فون بیڈ پر پھینک کر نیچے بھاگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی امی ! کیا آپ کو کوئی اور کام نہیں ہے، جو سارا دن میرے پیچھے پڑی رہتی ہیں۔ "

وہ کچن کی چوکھٹ پر پہنچتے ہی نہایت بد تمیزی اور بیزاریت سے بولی۔

اس نے پرپل کلر کی پٹیالہ شلوار اور قمیض کے اوپر ایک جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔اس کا پرپل دوپٹہ پھسلنے والا تھا جو گلے میں کم تھا اور زمین پر صفائی کا کام زیادہ دے رہا تھا۔اس کے گرمیوں اور سردیوں کے کپڑوں کا سٹائل بالکل ایک ہی تھا۔پٹیالہ شلوار اور سادہ قمیض ہاں لیکن موسم کے حساب سے کپڑے موٹے اور باریک ہوتے تھے۔

"آئے ہائے ! دیکھ تو ذرا۔۔۔۔ کتنی زبان لگ گئی اس لڑکی کو!!! ماں سے بولنے کی تمیز بھی نہیں ہے، ارے۔۔ کچھ سیکھ اس اریحہ سے، کتنے ادب سے بات کرتی ہے اپنے ماں باپ۔۔"

اس کی امی کا حلیہ گھر میں کام کرنے والی خواتین کی طرح تھا۔۔سادہ شلوار قمیض کے اوپر موٹی سی جرسی اور شال اور درمیان سے مانگ نکال کر بالوں کا جوڑا بنا ہوا۔۔ شکل سے وہ کافی خشک مزاج اور تیز عورت لگتی تھیں۔

"بس کردیں امی ! اب اس چڑیل کا نام لے کر میرا موڈ مزید خراب نہ کریے گا۔ "

اس نے بیزاریت سے ان کی بات کاٹی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو کیا غلط کہہ رہی ہوں۔۔؟؟"

"نہیں آپ بالکل صحیح کہہ رہی ہیں، میں ہی غلط کہہ رہی ہوں، آپ کو مجھ سے کام کروانا ہے نا، لائیں بتائیں کیا کروانا ہے؟؟"

وہ مصنوعی آنسو بہاتے ہوئے ان کے قریب آکر بولی اور ان کے ہاتھ سے سبزیاں پکڑنے لگی۔

"ارے میرا بچہ! اب ایسے تو نہ رو، میں کیا کروں پھر؟ سارا دن میرا یونہی کچن میں گزر جاتا ہے، توں بھی تو میری مدد نہیں کرواتی، اس اریحہ کے محل کی طرح اس غریب خانے میں کوئی نوکر چاکر تھوڑی ہیں؟!"

بجائے اپنی بیٹی کو سمجھانے کے وہ حسد بھرے الفاظ بولنے لگیں۔

"امی اگر اب آپ نے ایک اور بار بھی اس کا نام لیا نا تو اس چھری سے خود کا گلا کاٹ لوں گی، زہر لگتی ہے وہ مجھے!!"

وہ مصنوعی آنسو رگڑتے ہوئے بولی اور آخری جملہ تو جیسے اس نے زہر اگلتے ہوئے اپنے کسی دشمن کے لیے کہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے چپ کر! مرے تیرے دشمن، زہر تو مجھے بھی وہ بہت لگتی ہے، تیرے ابو سے اتنی بار تو کہا ہے کہ اپنے بھائی کے آفس میں جا کر کوئی نوکری کر لیں لیکن ان صاحب کو تو کسی کے ہاں غلامی کا شوق نہیں ہے ہونہہ!۔ارے جب سے اپنے لاڈلے بیٹے کو اس کی ضد پر امریکہ بھیجنے کے لیے اپنا گھر بیچا ہے تب سے کاروبار ہی ڈوبتا جا رہا ہے اور تیرا بھائی بھی پتہ نہیں وہاں جا کر ہمیں بھول گیا ہے!"

وہ اپنی غربت کا غصہ اپنے شوہر اور بیٹے پر نکالنے لگیں۔

"تو ٹھیک کیا نا ابا نے، وہ کیوں چچا کی غلامیاں کریں؟ ہم کوئی اتنے گرے پڑے تھوڑی ہیں اور جہاں تک بھائی کی بات ہے تو وہ ہمارے لیے ہی وہاں گئے ہیں، ان کی کوئی اچھی جاب لگے گی تو ہمارا ہی فائدہ ہو گا نا؟؟!"

"ہونہہ! اچھی جاب لگ جائے، جانتی نہیں کیا تیرے بھائی کو، اپنی خواہشات کے پیچھے گیا ہے وہ وہاں اور۔۔۔۔"

"اچھا امی بس کر دیں اور لائیں یہ سبزیاں اب میں ہی کاٹوں گی، خوامخواہ اپنا خون نہ جلایا کریں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ انہیں بیزاریت سے چپ کرواتے ہوئے ان کے ہاتھ سے سبزیاں پکڑنے لگی۔

(اپنے بھائی اور ابو کے خلاف تو ایک لفظ نہیں سن سکتی یہ لڑکی)

ساجدہ تائی دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوئیں اور پھر سر جھٹک کر اپنے کاموں میں مگن ہو گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر اپنا سر گھٹنوں میں دیئے بیٹھی نجانے کن سوچوں میں گم تھی کہ دفعتاً کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔

اس نے چونک کر سر اٹھایا۔

دروازہ کھل رہا تھا اور اس کی ماما اندر داخل ہوئیں (وہ ایک باشعور اور نفیس سی خاتون تھیں، عمر میں قریباً 45 کی تھیں لیکن ان کی شخصیت کافی متاثر کن تھی، وہ خوبصورت سی خاتون ڈیسنٹ ڈریسنگ کے ساتھ چھوٹے لیکن سٹریٹ بالوں کے ساتھ بہت پیاری لگ رہی تھیں) وہ انہیں دیکھ کر سیدھی ہو کر بیٹھی اور ان کے بیٹھنے کے لیے جگہ بنائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے ماما آپ، کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتیں۔ "

وہ ہلکی سی مسکراہٹ سے پوچھنے لگی۔

جی بیٹا میں ! کیوں میں نہیں آسکتی آپ کے پاس؟؟اور مجھے یہ بتاؤ آپ کی طبیعت تو ٹھیک "

"ہے نا؟؟

انہوں نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے ذرا فکر مندی سے پوچھا۔

"نہیں ماما! ایسی کوئی بات نہیں، سب ٹھیک ہے۔ "

تو پھر کیا پیپر ٹھیک ہوا ہے؟ مجھے آپ پریشان لگ رہی ہو بیٹا، پہلے تو آپ کبھی ایسے اکیلی روم "

"میں نہیں بیٹھی، آتے ہی سارے دن کی روداد سناتی ہو تو پھر آج۔۔۔؟

" میری پیاری ماما میرا پیپر بالکل ٹھیک ہوا ہے۔آپ کیوں ٹینشن لے رہی ہیں؟؟ "

اس نے ان کی بات کاٹتے ہوئے مسکرا کر نرمی سے جواب دیا۔

"!! تو پھر ضرور روبی سے جھگڑا ہوا ہو گا،اس لیے آپ اداس لگ رہی ہو "

وہ اب بھی کوئی نہ کوئی وجہ تلاش کر رہی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اے ماما جانی! آپ کیوں اتنا سوچ رہی ہیں؟ میرا بھلا روبی سے کیوں جھگڑا ہوگا، وہ تو اتنی اچھی ہے۔" (آخری جملہ اگر کہیں روبی سن لیتی تو وہ خوشی سے پھولے نہ سماتی لیکن خیر۔۔

وہ بیڈ پر گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے ان کے پاس آئی اور ان کی گردن کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار بناتے ہوئے کہنے لگی۔

"تو پھر بیٹا۔۔۔۔؟؟؟"

وہ اس کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے دوبارہ فکرمندی سے بولیں۔

"بس ماما پتہ نہیں کیوں اداسی ہو رہی ہے؟"

اس بار وہ ان کے پوچھنے پر اپنی اداسی چھپا نہ سکی۔

"اونہہ! ایسے تو نہیں ہوتا، سچ بتاؤ کیا ہوا ہے؟"

وہ جیسے اس کا چہرہ پڑھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

وہ کیا بتاتی کہ وہ ابھی بھی صبح والے واقعے کے متعلق سوچ رہی ہے اور یہ کہ آج پہلی مرتبہ اسے کسی نے اتنا متاثر کیا ہے)

"اچھا ماما جانی چھوڑیں یہ سب، یہ بتائیں بابا آگئے؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے اپنی سوچوں میں سوچتے ہوئے اچانک کسی خیال کے تحت پوچھا۔

نہیں بیٹا! ابھی چھ نہیں بجے بس آنے ہی والے ہیں، آپ ایسا کرو، فریش ہو کر نیچے آجاؤ، "

"میں آپ کے لیے پہلے کھانا لگا دوں پھر ہم دونوں مل کر شام کی چائے پیئیں گے۔

وہ وال کلاک دیکھتے ہوئے کھڑی ہوئیں۔

"کیا ماما! ابھی تک آپ نے چائے نہیں پی؟ "

اس نے حیران ہوتے ہوئے ان کی طرف دیکھا۔

"نہیں، آپ کے بغیر پہلے کبھی پی ہے؟ "

www.novelsclubb.com

انہوں نے بہت معصومیت سے جواب دیا۔

اوہ میری سویٹ ماما، آپ ایسا کریں کھانا رہنے دیں، آج میں خود آپ کے لیے اور اپنے لیے "

چائے بنا کر لاتی ہوں، ویسے بھی مجھے بھوک نہیں ہے، کھانا میں بابا اور آپ کے ساتھ ہی کھاؤں

گی۔"

اس نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے ان کے گال پیار سے پکڑتے ہوئے کہا اور پھر چائے لینے چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

☆☆☆☆☆☆☆

اب وہ کھانے کی ٹیبل پر موجود ماما اور بابا کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی لیکن اصل میں وہ کھانا کم اور چاولوں میں چمچ زیادہ گھما رہی تھی وہ ابھی بھی ناچاہتے ہوئے صبح والے واقعے کے متعلق سوچ رہی تھی۔اچانک بابا کی نظر اپنی زوجہ سے بات کرتے ہوئے اس پر پڑی جو سب سے لاپرواہ کسی اور ہی دنیا میں گم تھی۔

" اریحہ ! کیا ہوا بچے؟ آپ کھانا کیوں نہیں کھا رہیں؟ "

اس نے چونک کر انہیں دیکھا جو سوالیہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

جی آپ ہی پوچھیں اس سے، مجھے تو نہیں بتایا، جب سے یونیورسٹی سے آئی ہے ایسے ہی چپ اور کھوئی کھوئی سی ہے!"

خدیجہ بیگم اپنے شوہر کے سوال پر اسے دیکھتے ہوئے بولیں۔

"ہاں بیٹا بولیں ! کیا ہوا ہے؟؟ "

اپنی زوجہ کی بات تحمل سے سن کر وہ دوبارہ پوچھنے لگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کے یوں اچانک مخاطب کرنے پر پہلے تو وہ گڑبڑا گئی پھر خود کو کمپوز کرتے ہوئے لفظوں کو ترتیب دینے لگی۔

"باباوہ صبح۔۔۔۔ "

تو یہ طے تھا کہ وہ اپنے بابا سے کچھ نہیں چھپاتی تھی وہ سوچ سوچ کر بول رہی تھی۔

"صبح کیا بیٹا؟ کوئی بات ہوئی ہے؟ بتائیں مجھے؟ "

وہ فکر مند ہوئے اور وہ جانتی تھی کہ اگر وہ جھوٹ بھی بولے گی تو بابا جان جائیں گے کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔

"!جی بابا، یہ سب رؤف انکل کی وجہ سے ہوا ہے "

وہ اپنے صبح والے موڈ میں واپس آچکی تھی، اس کے ماتھے پر بل صاف دیکھے جا سکتے تھے، وہ نظریں جھکائے پلیٹ میں چمچ گھماتے ہوئے دبے دبے غصے سے کہہ رہی تھی۔

"رؤف کی وجہ سے!؟ کیا کیا ہے رؤف نے؟؟ "

ان کی سنجیدگی حیرت میں بدلی۔

خدیجہ بیگم کا بھی کھانے میں چلتا چمچ رکا اور چونک کر اسے دیکھنے لگیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بلائیں انھیں اور پوچھیں ان سے، صبح مجھے اکیلے روڈ پر چھوڑ کر چلے گئے تھے، دس منٹ کا "

"!بول کر گئے تھے اور پھر آدھے گھنٹے کے قریب وقت گزرنے پر بھی نہیں آئے

اس نے اپنا سارا دبا ہوا غصہ رؤف انکل پر نکالنے کی ٹھان لی تھی۔

پر کیوں بیٹا؟؟ کیوں چھوڑ کر گئے تھے؟؟" وہ مزید حیران ہوئے۔ "

"پتہ نہیں بابا، گاڑی خراب تھی شاید۔۔ "

روف۔۔۔رؤف۔۔" بابا نے ڈرائیور کو بلند آواز میں پکارا۔ "

"جی سر۔۔۔جی کیا ہوا؟؟ "

دوسرے ہی لمحے رؤف بھاگتا ہوا ڈائننگ ہال میں آیا اور سر جھکا کر سامنے کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"اریحہ بیٹا کیا کہہ رہی ہیں؟؟ تم صبح اریحہ کو اکیلے چھوڑ کر چلے گئے تھے؟؟ "

بابا نے بارعب لہجے میں پوچھا تو رؤف گھبرا گیا۔

نہیں سر وہ۔۔۔دراصل گاڑی کے اگلے ٹائر میں ہوا کم لگ رہا تھا تو اسی ڈر سے کہ کہیں ٹائر "

"پنکچر نہ ہو جائے، ہم گاڑی قریب ہی مکینک کے پاس لے گیا تھا۔۔

ڈرائیور (جو کہ پٹھان تھا) نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے تھوڑا گھبرائے لہجے میں جواب دیا۔

اس دوران خدیجہ بیگم ان سب کو خاموشی سے دیکھتے ہوئے سب باتیں غور سے سن رہی (تھیں۔)

"!! کیا مطلب ٹائر کی ہوا کم؟ ! ایسی لاپرواہی کی امید نہیں تھی مجھے تم سے"

اس مرتبہ ان کی آواز میں رعب کے ساتھ ساتھ غصہ بھی تھا۔

"سر ہم آئندہ خیال رکھے گا، ہمیں معاف کر دیجیے سر۔ لیکن سر جب ہم واپس پہنچا تو اریحہ بی بی وہاں پر موجود نہیں تھا، ہم نے بہت فون بھی کیا لیکن کوئی جواب نہ ملا، پھر ہم یونیورسٹی گیا تو گارڈ نے بتایا وہ تو کب کا آچکا ہے کسی گاڑی میں، ہم سمجھا آپ نے چھوڑا ہو گا تو اس لیے بے فکر ہو کر واپس آگیا اور واپسی پر بھی پھر اریحہ بی بی سے اس بارے میں کوئی سوال نہیں کیا۔"

رؤف کی اتنی لمبی چوڑی وضاحت پر بابا نے حیرت سے اریحہ کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر اب ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رؤف انکل! میرا فون سائلنٹ پر تھا اور میں پیپر دینے میں بزی تھی اس لیے آپ کی کال "

"اٹینڈ نہیں کر سکی۔

اس نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔

"رؤف تم جاؤ اور آئندہ خیال رکھنا، سمجھ گئے؟؟ "

بابا نے اسے وارن کیا۔

"جی جی سر! ہم سمجھ گیا۔ "

وہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلا کر باہر نکل گیا۔

اریحہ بیٹا! اگر یہ سب صورتحال پیش آئی تھی تو بجائے آپ نے مجھے بتانے کے اپنی فرینڈ کو "

" کیوں تکلیف دی؟؟

وہ ذرا تشویش سے بولے۔

روبائشہ، اریحہ کی اکلوتی دوست تھی اور وہ بھی سب سے گہری، اس لیے اریحہ کے ماما بابا اس (

کے ساتھ ہونے والا کوئی بھی واقعہ، مدد، خوشی یا پھر افسردگی کی وجہ اس کی دوست روبی کو ہی

سمجھتے تھے۔)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"باباآپ کو کس نے کہہ دیا میں روبی کے ساتھ گئی تھی؟ "

وہ تھوڑا حیران ہوئی۔

بابااور ماما(دونوں) نے ایک دوسرے کو اچھنبے سے دیکھا۔

توپھر۔۔؟؟؟"اس بار خدیجہ بیگم نے پوچھا۔ "

پھر اس نے تھوڑا ہچکچاتے ہوئے رؤف انکل کے جانے کے بعد اپنی لفٹ لینے سے یونیورسٹی پہنچنے تک کی ساری روداد ان دونوں کو کہہ سنائی کیونکہ اب ساری بات تو کھل ہی گئی تھی اور ویسے بھی وہ اپنے ماما بابا سے کچھ نہیں چھپاتی تھی اس لیے انہیں سب سچ سچ بتادیا۔

اس کی بات مکمل ہونے پر پہلے تو باباکچھ لمحے تک،کچھ نہ بول سکے اور حیران و پریشان سے اسے دیکھتے رہے جیسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا ہو۔

خدیجہ بیگم بھی ان دونوں کو حیرانگی اور ششدر بھری نگاہوں سے دیکھتی رہیں۔

"اریحہ بیٹا!کیا کہہ رہی ہیں؟!!آپ تو۔۔۔ "

باباسوری!میں ایسا کرنا نہیں چاہتی تھی لیکن ایمرجنسی سچویشن میں مجھے جو صحیح لگا وہی "

کیا۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے سر جھکا کر شرمندگی کا اظہار کیا۔

"وہ تو ٹھیک ہے بیٹا، میں مانتا ہوں کہ ایسی سچویشن میں آپ کو کچھ نہیں سوجھا ہوگا لیکن آپ ایسے کیسے کسی اجنبی کے ساتھ جا سکتی ہیں؟!"

اس بار وہ ذرا نرمی سے سمجھانے والے انداز میں بولے۔

"بابا میں نے رؤف انکل کو کالز کی تھیں، وہ نہیں اٹھا رہے تھے تو پھر میں نے آپ کو بلانے کا سوچا لیکن جب تک آپ آتے، میں بہت لیٹ ہو جاتی اور پھر کوئی کیب بھی نہیں تھی روڈ پر، روبی تو پہلے ہی پہنچ چکی تھی اور پھر (یہاں وہ تھوڑا ہچکچائی) جس انسان سے میں نے لفٹ لی تھی وہ تھا بھی شریف اور۔۔۔۔۔۔"

"نہیں اریحہ!! کوئی شریف نہیں ہوتا!"

وہ اپنی صفائی میں ابھی کچھ اور بھی کہنا چاہتی تھی کہ خدیجہ بیگم نے اسے ٹوکا اور نفی میں سر ہلانے لگیں۔

"جی بیٹا! آپ کی ماما بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں، آج کل کون ہے اعتبار کے قابل؟! اور مجھے آپ سے ایسی بے وقوفی کی توقع نہیں تھی۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انہوں نے خدیجہ بیگم کی تائید کرتے ہوئے ناراضگی کا اظہار کیا۔

سس۔۔سوری بابا۔۔ایم رئیلی سوری۔۔میں آئندہ اس چیز کا خیال رکھوں گی چاہے جتنی "
"!!مرضی ایمرجنسی ہوجائے، پلیییز سوری

بابا کے اس انداز پر وہ سٹپٹا ہی تو گئی تھی اسے اندازہ نہیں تھا بابا اس قدر ناراض بھی ہو سکتے ہیں اس لیے فوراً ندامت سے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا۔

"ہمم اوکے! نیکسٹ ٹائم خیال رکھیے گا۔ "

"!جی "

"!!اور بیٹا آپ کسی کو شریف کہہ رہی ہو؟ حیرت ہے "

خدیجہ بیگم نے ابرو اٹھاتے ہوئے سوال کیا۔

نہیں ماما، وہ واقعی میں شریف انسان تھا، آپ کو پتہ ہے جب میں نے گاڑی کی فرنٹ سیٹ کا " دروازہ کھول کر اندر بیٹھنا چاہا تو وہ شخص اگلے ہی لمحے باہر نکل گیا اور کہنے لگا کہ آپ نامحرم ہیں، "!پیچھے بیٹھیں

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس (کھڑوس مولوی) کی فیور میں بول گئی۔

" کیا؟؟؟؟ "

بابا نے شاکی نظروں سے اسے دیکھا اور پھر بیٹی اور بیوی کو اپنی طرف متوجہ پاکر اگلے ہی پل خود کو نارمل کرنے کے لیے پانی کا گلاس اٹھا کر منہ کو لگالیا۔

"آپ اتنا حیران کیوں ہو رہے ہیں؟؟ "

خدیجہ بیگم کو اچھنبا ہوا۔

نہیں بس وہ۔۔کچھ نہیں۔۔ خیر مجھے خوشی ہے بیٹا۔۔کہ آپ نے مجھ سے سچ بولا۔"انہوں " نے بات بدل کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" بابا میں نے پہلے بھلا کبھی آپ لوگوں سے جھوٹ بولا ہے کیا؟؟ "

وہ خفا ہوئی۔

"نہیں میری جان! میں جانتا ہوں، میرا اکلوتا بچہ مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ "

وہ اٹھے اور اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس کے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرا۔

"اچھا ویسے یہ بتائیں کہ کیا آپ کو اس شریف لڑکے جیسا لڑکا پسند ہے؟؟ "

www.novelsclubb.com

بابا نے نہایت معصومیت سے سوال کیا۔

وہ جوان کے کندھے پر سر رکھے آنکھیں بند کیے ہوئے تھی،ان کے اس طرح پوچھنے پر پٹ سے آنکھیں کھولیں اور جھٹکے سے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔بھوری آنکھوں میں حیرت ہی حیرت تھی لیکن بابا کی آنکھوں میں شرارت اور چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

بابا مجھے آپ کو بتانا ہی نہیں چاہیے تھا،اب آپ اس "مولوی کی تعریف جو میں نے غلطی سے کر دی" کے طعنے بار بار مجھے دیں گے۔"

اس نے خفا ہوتے ہوئے اپنا رخ دوسری جانب پھیر لیا۔

"ارے بیٹا،آپ تو ناراض ہو گئیں،اچھا یہ بتائیں،کتنے پیپر زرہ گئے آپ کے؟؟"

دو"اس نے بغیر ان کی جانب دیکھے منہ پھلائے بتایا۔"

خدیجہ بیگم باپ بیٹی کو خاموشی سے مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھیں اور وہ ان کی بات میں بولنا قطعاً پسند نہ کرتی تھیں۔

"اچھا تو اس کا مطلب ہے میری بیٹی کا خواب پورا ہونے جا رہا ہے،ڈاکٹر بننے کا؟؟"

جی بالکل"اب کی بار وہ مسکراتے ہوئے کندھے اچکا کر فخر سے بولی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہمم! تو پھر یہ لاسٹ ہیں ناایگزامز؟؟" وہ پرسوچ انداز میں پوچھ رہے تھے۔ "

" جی! پر آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں؟؟ "

وہ اب اپنا رخ ان کی جانب موڑ کرنا سمجھی سے پوچھنے لگی۔

"اس لیے کہ میں اب اپنی بیٹی کی شادی کرنا چاہتا ہوں، کیا پتہ میری زندگی کب۔۔۔ "

" اللہ نہ کرے، یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟"

خدیجہ بیگم نے ان کی بات کاٹتے ہوئے سختی سے ٹوکا۔

بابا! اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی زندگی دیں لیکن پلیز آپ اتنی جلدی مجھے یہاں سے نکالنے کی جو "

"پلاننگز کر رہے ہیں نا، وہ میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔

www.novelsclubb.com

وہ کرسی دھکیلتے ہوئے کھڑی ہوئی۔

اچھاماما بابا! میں سونے جارہی ہوں، صبح یونی سے آف ہے تو جلدی اٹھ کر نیکسٹ پیپر کی "

تیاری بھی کرنی ہے۔" وہ جماہی روکتے ہوئے بولی۔

اوکے بیٹا آپ سوجاؤ۔" خدیجہ بیگم تھکان اس کے چہرے سے ہی محسوس کر سکتی تھیں۔ "

"اوکے ماما بابا، گڈ نائٹ! لویو۔ "

وہ الوداعی کلمات کہہ کر اوپر اپنے روم میں جانے کے لیے زینوں کی جانب بڑھ گئی۔

"کیا ہوا؟ کیا سوچ رہے ہیں؟" خدیجہ بیگم نے اریحہ کے جانے کے بعد انہیں سوچوں میں گم پا کر پوچھا تو انھوں نے چونک کر سر اٹھایا۔

"!نہیں بس یہی سوچ رہا ہوں کہ یہ لڑکی شادی کے نام سے اتنا چڑتی کیوں ہے؟"

وہ افسردگی سے بولے۔

"کوئی نہیں ہو جائے گی ٹھیک! ابھی بچی ہے۔"

انہوں نے اپنے شوہر کو تسلی دینا چاہی۔

"بچی ہے؟؟!! ابھی بھی آپ اسے بچی کہہ رہی ہیں، بائیس سال کی لڑکی بچی تھوڑی ہوتی ہے خدیجہ بیگم، اب ہماری بچی بڑی ہو گئی ہے اور بچیوں کی شادی جلدی کر دینی چاہیے۔"

"!ہاں وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن یہ اچانک آپ کو کیا ہوا ہے؟"

"ارے خدیجہ بیگم! زندگی کا کچھ پتہ نہیں ہوتا، میری خواہش ہے کہ اریحہ کی زندگی میں کوئی ایسا لڑکا آئے جو اسے دنیا کے ساتھ ساتھ دین کی طرف بھی راغب کرے، میرے خیال سے میری بیٹی میں کوئی خامی نہیں ہے، اپنے والدین کی فرمانبردار ہے، حقوق العباد بھی پورے کرتی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہے، بااخلاق بھی ہے اور تو اور سب سے بڑی نیکی جو وہ کرنے جا رہی ہے "ڈاکٹر بن کر اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے کا فیصلہ "بس میں یہ چاہتا ہوں کہ میری بیٹی قرآن سے بھی ایسے ہی جڑ جائے اور اپنی زندگی کا ہر کام، ہر فیصلہ اللہ کے حکموں کے مطابق کرے! آپ کو پتہ ہے میں تو اسے نہیں بدل سکتا کیونکہ ہم نے اسے بہت لاڈوں میں پالا ہے اور اگر اب کوئی سختی کریں گے نا

"تو وہ بگڑ جائے گی۔ میں چاہتا ہوں اس کو اللہ سے بڑھ کر کوئی عزیز نہ ہو، اس کو۔۔۔

وہ اپنے ہی خیالات میں گم بولتے جا رہے تھے اور خدیجہ بیگم حیرانگی سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔

"!! کیا کہنا چاہ رہے ہیں آپ؟ یہ آج آپ کو ہوا کیا ہے؟ میری سمجھ سے باہر ہے۔۔۔ "

وہ اچھنبے سے بولیں۔

آپ نہیں سمجھیں گی! بس میں یہ چاہتا ہوں کہ میری بیٹی سب سے زیادہ اللہ کے قریب ہو "

جائے۔" وہ مسکرا کر بولے۔

"اور یہ سب کیسے ہو گا؟ "

وہ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر دلچسپی سے پوچھنے لگیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”ہو جائے گا انشاءاللہ! بس آپ کو میرا ایک کام کرنا ہو گا، سعودیہ سے واپسی پر جب ہم عمرہ کر کے آئیں گے تو آپ کو میری بیٹی کو شادی کے لیے منانا ہو گا۔“

وہ ہلکی مسکراہٹ سے پر یقین انداز میں بولے۔

”مجھے تو سمجھ نہیں آرہا آپ کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟! اور ویسے بھی جس طرح کا لڑکا آپ اریحہ کی زندگی میں لانا چاہ رہے ہیں، وہ کبھی بھی ایسے لڑکے سے شادی نہیں کرے گی!“ انہوں نے انکشاف کیا۔

”دعاؤں سے سب ممکن ہے خدیجہ بیگم!! اور میں نے اپنی بیٹی کے لیے ہمیشہ ایک نیک اور با اخلاق زوج ہی مانگا ہے، وہ چاہے امیر نہ بھی ہو لیکن میری بیٹی کے حقوق پورے کرنے والا ہو، اللہ سے محبت اور اس کا خوف رکھنے والا ہو اور میری اریحہ کو دین سے جوڑنے والا ہو!“

انہوں نے کھوئے کھوئے سے انداز میں جواب دیا۔

”اور ایسا لڑکا ملے گا کہاں؟؟“ خدیجہ بیگم کا تجسّس کسی قدر کم نہ ہو رہا تھا۔

”وہ ایک سرپرائز ہے جو میں آپ کو اور اریحہ کو مکہ سے واپسی پر دوں گا۔ بس دس دن رہ گئے ہیں ہماری فلائیٹ میں، آپ تیاری کریں۔“

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلیں ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی! اللہ خیر کا وقت لائے۔ "

وہ بس مسکرا کر رہ گئیں۔

"اب آپ سو جائیں، میں ذرا بشریٰ کے ساتھ یہ برتن سمیٹ کر آئی۔ "

انہوں نے اپنے شوہر کو ہدایت کی تو وہ سونے کے لیے چلے گئے اور وہ اپنی ملازمہ (بشریٰ) کو آوازیں دینے لگیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

"حامد، حامد۔۔۔ "

یہ فجر سے پہلے کا وقت تھا، اس کے کانوں میں مسلسل کسی کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

"ایک تو بھائی خوابوں میں بھی پیچھا نہیں چھوڑتے۔ "

وہ آواز پہچانتے پر لحاف اوپر کھینچتے ہوئے نیند میں منمنایا۔

خواب میں نہیں، میں حقیقت میں بھی تیرا پیچھا نہیں چھوڑنے والا! چل اب اٹھ جا، جلدی "

"کر دیر ہو جائے گی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوئی اس کے کان میں بولا تھا۔

"کیا بھائی؟! آج سنڈے ہے، آج تو سونے دیں، آج تو آفس نہیں جانا۔ "

اس نے ساتھ پڑا تکیہ اٹھا کر اپنے کانوں پر زور سے رکھتے ہوئے بڑی بیزاریت سے کہا۔(ویسے تو حامد کا ایک الگ کمرہ بھی تھا لیکن وہ زیادہ تر اس کے کمرے میں سونا پسند کرتا تھا، بات کمرے کی نہیں، بات محبت کی تھی جو وہ اپنے بھائی سے بے پناہ کرتا تھا اور اس کے بغیر ایک پل بھی نہیں رہ سکتا تھا۔)"

اوئے آفس کے کچھ لگتے، آفس بڑا یاد آتا ہے تجھے؟! اٹھ جا فجر ہونے والی ہے، اٹھ کر فریش ہو ورنہ جماعت چھوٹ جائے گی۔"

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اپنے بالوں میں برش چلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

کیا بھائی اب اتنی سردی میں نہانے جاؤں؟ اگر آپ یہ کہتے کہ اکیلا وضو کر آ تو اٹھ بھی جاتا، میں تو نہیں اٹھنے والا اتنی سردی میں پانی میں جانے کے لیے اور وہ بھی اتنا گرم بستر چھوڑ کر؟! نہ بھائی نہ۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ جائیں میں گھر ہی نماز پڑھ لوں گا۔۔۔"

وہ منہ سے تکیہ ہٹائے بغیر بولا۔

"شاور لینے کا اس لیے بولا کہ تم اسی طرح سے اپنی نیند کی دنیا سے اس دنیا میں واپس آ سکتے ہو ورنہ تمہیں ڈھول کا بھی اثر نہیں ہونا اس لیے شاباش، شرافت سے اٹھ جاؤ، میں کوئی ایکسکیوز نہیں سنوں گا۔"

اس کے گیلے بال سنور چکے تھے، وہ برش ڈریسنگ پر رکھتے ہوئے اس کی جانب مڑا لیکن حامد واقعی میں ڈھیٹ ہڈی ثابت ہوا تھا۔۔وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔

"اب تو اٹھتا ہے یا پھر میں باتھ روم کی جانب اپنے قدم بڑھاؤں۔۔؟؟"

وہ اس کے اوپر سے لحاف کھینچتے ہوئے دھمکی آمیز انداز میں بولا۔

اس دھمکی پر حامد نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں، خطرے کے سائرن کہیں دور بجتے ہوئے سنائی دے رہے تھے۔

"کک۔۔۔کیا مطلب بھائی؟؟"

اس نے جھٹکے سے اٹھ کر ٹیک لگاتے ہوئے سہمے انداز میں پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مطلب وہی جو تو سمجھ رہا ہے۔۔۔کہ اگر تیرا باتھ روم میں جانے کا کوئی موڈ نہیں ہے تو میں یہی پر۔۔۔"وہ دوسری جانب رخ موڑے (بظاہر بڑی لاپرواہی سے)مزے سے شانے اچکا کر بولا۔اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

"نہیں بھائی پلیز! میں اٹھتا ہوں، یہ ظلم نہ کیجئے گا۔ "

وہ فوراً ملتجی انداز میں بولا۔

گڈ بوائے"حماد نے اس کی طرف رخ موڑ کر ہلکی مسکراہٹ سے فخریہ انداز میں سر ہلایا (جیسے کوئی بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہو۔) لیکن۔۔۔

اب یہ کیا ہو رہا ہے؟؟!!"ابھی وہ اپنی کامیابی پر اچھے سے خوش بھی نہیں ہو پایا تھا کہ اس کے تاثرات حیرت میں بدلنے لگے۔

"بھائی اٹھ تو گیا ہوں، ابھی کونسا اذان ہوئی ہے، بس پانچ منٹ اوور۔۔۔ "

وہ لحاف اپنے منہ پر اوڑھتے ہوئے آنکھیں بند کیے کہہ رہا تھا۔۔

کوئی پانچ منٹ نہیں، مجھے پتہ ہے تیرے یہ پانچ منٹ ایک گھنٹے تک نہیں ختم ہونے والے!!"وہ دو ٹوک بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی واقعی پانچ منٹ لوں گا۔۔ پلیییز۔۔۔"

حامد اب توں اٹھتا ہے یا پھر میں سچ میں پانی لاؤں ؟؟ اور توں جانتا ہے میں ایسا کر سکتا ہوں، "

"! تجھے کچھ یاد تو ہو گا ؟؟

اس نے دوبارہ دھمکی دیتے ہوئے مسکرا کر کچھ یاد دلانا چاہا۔

حامد نے لحاف کے اندر ہی آنکھیں کھولیں اور پچھلے سال کا منظر یاد کرنے لگا (جب حماد کے بار بار اٹھانے پر بھی وہ نہیں اٹھا تھا اور حماد نے دسمبر کی سخت سردی والی صبح میں اس کا لحاف اتار کر ٹھنڈے یخ پانی کی پوری بالٹی اس کے چہرے پر الٹا دی تھی اور پھر فلو سے پورا مہینہ اس کا برا حال رہا تھا۔ اس بات پر ماما نے حماد کو ڈانٹا بھی تھا کہ بھلا یہ کونسا طریقہ ہے اٹھانے کا؟! لیکن بابا نے ماما کو یہ کہہ کر چپ کروا دیا کہ حماد نے بالکل ٹھیک کیا ہے، حامد کو نماز کا پابند صرف اور صرف حماد ہی بنا سکتا ہے، کرنے دیں اسے جو کرتا ہے) اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس بار بھی اس کا ساتھ کوئی نہیں دینے والا اور پھر سے پورا مہینہ اس کی ناک بہے گی۔ !!" یہ سوچتے ہوئے اس نے ایک جھرجھری لی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوکے جناب! اٹھ گیا، خوش؟؟"

وہ ایک جھٹکے سے لحاف اتارتے ہوئے اٹھا اور خفگی سے ایک نگاہ اس پر ڈال کر دوسری جانب دیکھنے لگا۔

"بہت زیادہ۔۔!!" اس نے مسکرا کر شانے اچکائے۔

"بھائی آپ جانتے ہیں نا، اتنے گرم بستر کو چھوڑ کر ٹھنڈے پانی میں ہاتھ ڈالنا کتنا مشکل کام ہے؟!"

وہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے بچوں کی سی معصومیت سے پوچھنے لگا۔

"جی میری جان! میں جانتا ہوں لیکن یہی تو اللہ کو محبوب ہے۔ جو لوگ اللہ سے سچی محبت کرتے ہیں نا، انہیں یہ سردی اور ٹھنڈا پانی کچھ نہیں کہتا، اللہ نے ہمیں اسلام جیسا "پیارا دین" دیا ہے، ہمیں مسلمان بنایا ہے، ہم سے جنت کا وعدہ کیا ہے تو ایسے ہی تو نہیں نا ہم جنت میں چلے جائیں گے؟! اتنی آسانی سے وہ بہت ہی حسین جنت ہمیں نہیں ملے گی اسے حاصل کرنے کے لیے اور اللہ سے اپنی محبت ثابت کرنے کے لیے اپنے نفس کی قربانیاں دینی پڑتی ہے، اس کے لیے ایمان والوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور انہیں یہ مشکلات اور سختیاں بس تب تک لگتی ہیں جب تک وہ انھیں جھیلنے کی کوشش نہیں کرتے لیکن جب وہ اللہ کے حقوق اور

اپنے فرائض پورے کرنے شروع کر دیتے ہیں تو اللہ بھی اپنے ان پیارے بندوں کو یہ مشکلات مشکل نہیں لگنے دیتا، وہ ان کے لیے ہر کام آسان کر دیتا ہے اور اللہ کے یہ محبوب بندے بڑی آسانی سے اس میں کامیاب ہو کر اللہ کے ہاں سرخرو ہو جاتے ہیں۔ بس وہ یہی تو دیکھنا چاہتا ہے اس سے محبت کے دعوے کرنے والے سچ میں اس کے ہیں بھی یا نہیں؟! ہم لوگ زبان سے تو اقرار کرتے ہیں کہ ہمیں اللہ سے بہت محبت ہے لیکن عملاً اپنی اللہ کے ساتھ محبت کوئی کوئی ہی ثابت کر پاتا ہے اور وہ اللہ کے بڑے خاص بندے ہوتے ہیں، اگر ہمارا رب ہم سے اتنی محبت کرتا ہے، ہمیں گرم بستروں پر پر سکون کی نیند سلاتا ہے اور سونے کے بعد ہمیں دوبارہ آنکھ کھولنے کی توفیق دیتا ہے، ہمیں اتنے لاتعداد سانس مہیا کرتا ہے جن کا ہم شمار بھی نہیں کر سکتے اور شکر کرنا تو دور ہم محسوس کرنا بھی بھول جاتے ہیں کہ ہماری چلتی سانسیں صرف اللہ کی مرضی سے بحال ہیں اگر وہ چاہے تو ہماری سانسیں اسی وقت روک لے جب ہم اس کے احکام نہیں مانتے اور نافرمانیوں پر نافرمانیاں کرتے ہیں لیکن پتہ ہے وہ ایسا کیوں نہیں کرتا۔۔؟؟"

وہ اس کے قریب بیٹھا اسے سمجھاتے ہوئے کھوئے کھوئے انداز میں کہہ رہا تھا، بولتے بولتے اس کی آواز بھرا گئی تھی۔

"کیوں؟؟" حامد نے بھی اسی طرح اس کی باتوں میں کھوئے ہوئے بے اختیار پوچھا۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیونکہ وہ ہمیں مزید وقت دینا چاہتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ ہم اس کی طرف لوٹ آئیں، وہ چاہتا "ہے کہ ہم اس کے ہو جائیں۔"

"بھائی اس کا مطلب ہے آپ اللہ کے خاص بندے ہیں؟؟"

اس نے بڑی حسرت سے حماد کو دیکھا۔

حامد کے اس سوال پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

مطلب؟؟"حماد کی سیاہ آنکھوں میں ناسمجھی تھی۔"

مطلب یہ کہ بھائی میں جانتا ہوں آپ صبح کے چار بجے کے اٹھے ہوئے ہیں، میں نے نیند میں تھوڑی تھوڑی آنکھیں کھول کر دیکھا تھا کمرے میں اندھیرا تو تھا لیکن آپ چاند کی روشنی میں اس کھڑکی کے سامنے کھڑے ہو کر اس سفید شلوار قمیض میں تہجّد پڑھتے ہوئے بہت حسین لگ "رہے تھے۔"

وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر بچوں کی طرح کہہ رہا تھا۔

"نہیں بس وہ۔۔۔میں کہاں خاص بندہ، میں تو اللہ کا خاص بندہ بننے کی کوشش کرتا ہوں۔"

وہ اس کے اسطرح کہنے پر گڑبڑاتے ہوئے دوسری جانب دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تو آپ کیا مانگتے ہیں تہجّد میں۔۔؟ نیک بیوی؟؟"

اس نے شرارت سے پوچھا۔

"!!تیرے لیے ہدایت"

وہ بات بدلتے ہوئے اسے گھورنے لگا۔

"چلیں کوئی نہیں آپ میرے لیے ہدایت مانگیں اور میں آپ کے لیے۔۔۔۔"

اس نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے مسکراہٹ دبائی۔

"کیا ہدایت؟؟" حماد نے تجسّس سے پوچھا تو اگلے ہی پل وہ دانت نکالنے لگا۔

"نہیں!!" اس کا سر نفی میں ہلا،

"وہ تو آپ کو پہلے ہی مل چکی ہے، میں آپ کے لیے آپ جیسی نیک بیوی مانگوں گا۔

اس نے جوتا پہن کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے آنکھ دبائی۔

"حامد کے بچے۔۔تو نہیں سدھرے گا۔۔" وہ بیڈ سے اٹھ کر اس کی جانب بڑھا تو حامد دانت نکالتا ہوا باتھ روم میں بھاگا اور اندر سے دروازہ لاک کر لیا۔

www.novelsclubb.com

جلدی کرا ذان شروع ہو گئی ہے اور جماعت میں صرف آدھا گھنٹہ باقی ہے۔" اسے ہاتھوں سے نکلتا پا کر وہ اتنا ہی کہہ پایا تھا اور پھر ایک دلفریب مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔ اس نے حامد کی دعا پر دل ہی دل میں آمین کہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com